السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں سورہ فاتحہ یا دیگر سورت کی قراءت کے موقعہ پر بسم اللہ کے جہری طور پر پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے جہری پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ اور سری طور پر پڑھنے کو پسند کیا ہے۔ اس مسئلے میں زیادہ راجح اور افضل یہی ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر رضوان اللہ عنہم اجمعین لایجہرون بسم اللہ الرحمن الرحیم (سنن نسائی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت جہراً نہیں فرمایا کرتے تھے۔''

اس مفہوم کی بہت سی احادیث ہیں بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ۔۔۔ کو جہراً پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن یہ احادیث ضعیف ہیں۔ ہمارے علم میں کوئی ایک صحیح احادیث بھی ایسی نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بسم اللہ کو جہری طور پر پڑھا جائے۔ لیکن اس مسئلہ میں کافی گنجائش اور سہولت ہے۔ پس اس میں جھگڑا جائز نہیں ہے۔ لہذا اگر بعض اوقات امام اسے جہری پڑھ لے تاکہ مقتدیوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ امام اسے پڑھتا ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ اکثر وبیشتر صورتوں میں اسے آہستہ پڑھا جائے۔ تاکہ عمل صحیح احادیث کے مطابق ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص412

محدث فتویٰ